پہلے صحابی........پہلے خلیفہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

شیخ طریقت متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

پہلے صحابی: 3

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا خراج تحسین: 3

آپ کا لقب "صدیق": 5

صدیق کی تصدیق: 5

لقب "صدیق" آسمان سے نازل ہوا: 6

آپ کا لقب "عتیق": 7

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر: 7

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع وبصر: 8

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین انسان: 8

مزاج شناس نبوت: 8

مصلیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث: 9

منصب امامت کی سرفرازی: 10

امت صدیق کے حوالے: 11

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست، ساتھی، پہلے صحابی، معتمد، مخلص، معاون، وزیر، مشیر، مزاج شناس، سفر وحضر کے خادم، عکس کامل، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر، یار غار، جانشین وخلیفہ، نائب اور وارث، یار مزار اور رفیق جنت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مبارک تذکرہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس لیے ان کے گوشہ زندگی کی چند مختصر باتیں پیش خدمت ہیں۔

پہلے صحابی:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِرَسُولِ اللهِ خَدِيجَةُ، وَأَوَّلَ رَجُلَيْنِ أَسْلَمَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعَلِيٌّ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ۔

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، رقم الحدیث:268

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس امت میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے مومن (خواتین میں سے) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور مردوں میں سے حضرت ابو بکر اور علی رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام کا اعلان سب سے پہلے کیا۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا خراج تحسین:

عَنِ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَنْ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا
بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْلَاهَا بِمَا حَمَلَا
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ
وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

الشریعۃ للآجری، رقم الحدیث:1245

ترجمہ: امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ (آزاد مردوں میں سے) سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ راوی (امام شعبی رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اس بارے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فرمان نہیں سنا! حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے شعر کا مفہوم یہ ہے:

اے مخاطب! جب کسی قابل اعتماد بھائی کے حسن اخلاق کا تذکرہ کرو۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قابل قدر کاموں کی وجہ سے انہیں ضرور یاد کرو۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ تمام مخلوق سے بہتر، سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے، عدل و انصاف کرنے اور اپنے فرائض منصبی کو کماحقہ کو ادا کرنے ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ (قرآنی آیت ثانی اثنین کی تفسیر کے مطابق) دوسرے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار ہیں۔ مجلس و محفل میں ان کی موجودگی کو پسند کیا جاتا ہے۔ وہ (مردوں میں سے) پہلے انسان ہیں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جنہوں نے سب رسولوں کی (صدق دل سے) تصدیق کی۔

آپ کا لقب "صدیق":

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُونِي. فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: يُصَدِّقُكَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيقُ.

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث: 7173

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج والی جبرئیل امین علیہ السلام سے فرمایا: میری قوم اس واقعہ معراج کی تصدیق نہیں کرے گی۔ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آپ سے عرض کی: ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے کیونکہ وہ "صدیق" ہیں۔

صدیق کی تصدیق:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذٰلِكَ فَارْتَدَّ نَاسٌ فَمَنْ كَانَ آمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ. وَسَعَوْا بِذٰلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا: هَلْ لَّكَ إِلَى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: أَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا: أَوَ تُصَدِّقُهُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقَ.

المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث: 4407

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ: صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی۔ دوسرے دن صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے لوگوں کو بتلایا۔ کچھ لوگ منکر بن کر مرتد ہو گئے جو بظاہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر تصدیق کر چکے تھے۔ وہ بھاگتے بھاگتے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: آپ کے دوست (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی ہے کیا آپ اپنے دوست کی تصدیق کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعتاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ اس کی تصدیق کرتے ہیں؟ کہ وہ رات بیت المقدس گئے اور صبح سے پہلے واپس آگئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی بالکل! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے زیادہ بظاہر بعید از عقل ہے۔ میں تو صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب "صدیق" مشہور ہو گیا۔

لقب "صدیق" آسمان سے نازل ہوا:

عَنْ أَبِي يَحْيَى حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَحْلِفُ: لَلهُ أَنْزَلَ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيقُ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث:14

ترجمہ: حضرت ابو تحیٰ حکیم بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اللہ کی قسم اٹھا کر یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ ابو بکر کا لقب صدیق (اللہ کی جانب سے) آسمان سے اتارا گیا ہے۔

آپ کا لقب "عتیق":

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَنْتَ عَتِيقُ اللهِ مِنَ النَّارِ. فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3679

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے ابو بکر!) آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ سے آزاد (محفوظ) ہو۔ چنانچہ اسی دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام (لقب) عتیق پڑ گیا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3680

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کے آسمان والوں میں سے دو وزیر اور زمین والوں میں سے دو وزیر نہ ہوں۔ میرے لیے آسمان والوں سے دو

وزیر جبرئیل و میکائیل ہیں اور زمین والوں سے ابو بکر و عمر ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع و بصر:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: هَذَانِ السَّمْعُ وَالبَصَرُ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 3671

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن حنطب رحمہ اللہ سے (مرسلاً) مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ دونوں (میرے لیے) کان اور آنکھیں ہیں۔ (یعنی معتمد خاص ہیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین انسان:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 3671

ترجمہ: محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نے اپنے والد (علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ) سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پھر پوچھا کہ ان کے بعد کون ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

مزاج شناس نبوت:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ

فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:3654

ترجمہ: حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے اس کا اختیار دیا ہے۔ اس بندے نے اپنے اختیار سے اسے پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ (راوی کہتے ہیں) یہ بات سن کر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ ہم نے ان کے رونے پر تعجب کیا! کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان فرمارہے ہیں کہ اُسے اختیار دیا گیا اس میں رونے والی کیا بات ہو سکتی ہے؟ اس بات کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بندے کی بات کی ہے اس سے مراد خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (یعنی جدائی کا وقت قریب آچکا ہے۔ اس لیے روپڑے) روای حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

مصلیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث:

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعْ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا

قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:679

ترجمہ: ام المومنین صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الوصال میں فرمایا: میری طرف سے ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ (آپ کے مصلّے پر آپ کو نہ دیکھ پائیں گے تو بہت دکھی ہوں گے اور جب وہ) آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو زیادہ رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنائی نہیں دے گا۔ اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات عرض کریں جو میں نے عرض کی ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکو! تم صواحب یوسف کی طرح ہو (یعنی نماز کی امامت کے لیے عمر رضی اللہ عنہ سے نہ کہو بلکہ) ابو بکر کو میری طرف سے حکماً کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

منصب امامت کی سرفرازی:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 3673

ترجمہ: ام المومنین صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر کے ہوتے ہوئے کسی قوم کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا امام ان کے علاوہ کسی اور کو بنائیں۔

امت صدیق کے حوالے:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 3659

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعد میں آنا۔ اس عورت نے کہا کہ اگر بعد میں آؤں اور آپ کو موجود نہ پاؤں تو کیا کروں؟ یعنی آپ دنیا چھوڑ چکے ہوں تو پھر کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس چلی آنا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں محبوب کے محبوب کی محبت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 02 فروری، 2021ء